

# منہاج المسلم

اسلامی طرزِ زندگی

تمام شعبہ ہائے زندگی متعلق قرآن و سنت کی تعلیمات

تالیف  
فضیلۃ الشیخ ابوبکر الجبرائیل حفظہ اللہ  
مدرسۃ المسجد النبوی الشریف مدینہ منورہ

ترجمہ  
شیخ الحدیث مولانا محمد رفیق الہاشمی  
شیخ الحدیث دار الحدیث محمدیہ  
جہانگیر پور پیر والا ملتان

نظارت  
قاری عبدالحلیم بلال  
مولا عبد الصمد رفیقی حفظہ اللہ  
(فاضل مدینہ منورہ)

لاہور  
الریاض  
دارالسلام  
پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

جملہ حقوق اشاعت  
برائے دارالسلام پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز محفوظ ہیں



## دارالسلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

پوسٹ بکس نمبر 22743 ریاض 11416 مملکت سعودی عرب

ٹیلیفون 4033962 فیکس 4021659

برانچ آفس

## دارالسلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

50 لوئر مال - لاہور پاکستان ٹیلیفون - 7354072

پہلا ایڈیشن دسمبر 1997 بمطابق شعبان 1418 ہجری

## فہرست مضامین

۵۶	دلائل	۳۱	عرض ناشر
۵۹	* عقلی دلائل	۳۵	عرض ناشر (طبع دوم)
	پانچویں فصل	۳۶	عرض مترجم
۶۰	فرشتوں پر ایمان	۳۸	مقدمہ
۶۰	* کتاب و سنت سے دلائل	۴۱	باب اول
۶۳	* عقلی دلائل		عقائد
	چھٹی فصل		پہلی فصل
۶۳	آسمانی کتابوں پر ایمان	۴۳	اللہ تعالیٰ پر ایمان
۶۳	* کتاب و سنت سے دلائل	۴۳	اللہ تعالیٰ پر ایمان کس طرح لایا جائے؟
۶۷	* عقلی دلائل	۴۳	* قرآن و سنت سے دلائل
	ساتویں فصل	۴۵	* عقلی دلائل
۶۷	قرآن کریم پر ایمان		دوسری فصل
۶۸	* کتاب و سنت سے دلائل	۴۷	اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان
۷۰	* عقلی دلائل	۴۷	* قرآن و سنت سے دلائل
	آٹھویں فصل	۵۰	* عقلی دلائل
۷۱	رسولوں پر ایمان		تیسری فصل
۷۱	* قرآن و سنت سے وجود انبیاء پر دلائل	۵۳	اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان
۷۳	* عقلی دلائل	۵۳	* قرآن و سنت سے دلائل
	نویں فصل	۵۶	* عقلی دلائل
۷۵	رسالت محمدیہ پر ایمان		چوتھی فصل
۷۵	* قرآن و سنت سے دلائل	۵۶	اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات پر ایمان
۸۲	* عقلی دلائل		* قرآن و سنت اور آثار صحابہؓ سے
	دسویں فصل		



۵۵۲	الف- شراکت کی دلیل	۵۶۵	* حوالہ کا حکم
۵۵۲	ب- شراکت کی تعریف	۵۶۶	* حوالہ کی شرائط
۵۵۲	* شرکت العنان	۵۶۶	* حوالہ کے احکام
۵۵۳	* شرکت العنان کی شرائط صحت		ساتواں مادہ: ضمانت، کفالت، رہن،
۵۵۳	* شرکت الابدان	۵۶۶	وکالت اور صلح کا بیان
۵۵۳	* شرکت الابدان کے احکام	۵۶۶	(الف) ضمان کی تعریف
۵۵۳	* شرکت الوجوہ	۵۶۷	* ضمان کا حکم
۵۵۳	* شرکت المفاوضہ	۵۶۷	* ضمان کے احکام
۵۵۵	دو سرمایہ: مضاربہ کا بیان	۵۶۷	* ضمان کا تحریری نمونہ
۵۵۵	* مضاربہ کی تعریف	۵۶۸	ب- کفالت کی تعریف
۵۵۵	* مضاربہ کی مشروعیت	۵۶۸	* کفالت کا حکم
۵۵۵	* مضاربہ کے احکام	۵۶۸	* کفالت کے احکام
۵۵۶	تیسرا مادہ: مساقت اور مزارعت	۵۶۹	(ج) رہن کی تعریف
۵۵۶	الف- مساقت کی تعریف	۵۶۹	* رہن کا حکم
۵۵۶	* مساقت کا حکم	۵۷۰	* رہن کے احکام
۵۵۷	* مساقت کے احکام	۵۷۲	* تحریری نمونہ
۵۵۸	ب- مزارعت کی تعریف	۵۷۲	(د) وکالت کی تعریف
۵۵۸	* مزارعت کا حکم	۵۷۳	* وکالت کی شرائط
۵۵۹	* مزارعت کے احکام	۵۷۳	* وکالت کا حکم
۵۶۰	چوتھا مادہ: ٹھیکہ داری کا بیان	۵۷۴	* وکالت کے احکام
۵۶۰	* اجارہ کی تعریف	۵۷۵	* وکالت کا تحریری نمونہ
۵۶۱	* اجارہ کا حکم	۵۷۵	۵- صلح کا بیان
۵۶۱	* اجارہ کی شرائط	۵۷۵	* صلح کیا ہے؟
۵۶۲	* اجارہ کے احکام	۵۷۵	* صلح کا حکم
۵۶۳	پانچواں مادہ: جعالہ کا بیان	۵۷۶	* صلح کی اقسام
۵۶۳	* جعالہ کی تعریف	۵۷۶	(الف) اقرار پر مبنی صلح
۵۶۳	* جعالہ کا حکم	۵۷۶	(ب) انکار پر مبنی صلح
۵۶۳	* جعالہ کے احکام	۵۷۶	(ج) سکوت پر مبنی صلح
۵۶۵	چھٹا مادہ: حوالہ کا بیان	۵۷۶	* صلح کے احکام
۵۶۵	* حوالہ کی تعریف	۵۷۷	صلح نامہ کا تحریری نمونہ

۵۸۶	* ”ودیعت“ کی تحریر کا نمونہ	۵۷۸	آٹھواں مادہ: ویران اراضی کی آبادی
۵۸۶	* واپسی کا تحریری نمونہ	۵۷۸	فاضل پانی، الاٹمنٹ اور چراگاہ کا بیان
۵۸۷	تیسرا مادہ: مستعار (رعایت) کا بیان	۵۷۸	الف- غیر آباد زمین کو آباد کرنا
۵۸۷	* مستعار کی تعریف	۵۷۸	* غیر آباد زمین کو آباد کرنے کا حکم
۵۸۸	* مستعار کا حکم	۵۷۸	* غیر آباد زمین آباد کرنے کے احکام
۵۸۸	* مستعار کے احکام	۵۷۹	چند ضروری باتیں
۵۸۹	* مستعار کا تحریری نمونہ	۵۷۹	(ب) ضرورت سے زائد پانی
۵۹۰	چوتھا مادہ: غصب کا بیان	۵۷۹	* زائد پانی کی تعریف
۵۹۰	* غصب کی تعریف	۵۸۰	* زائد پانی کا حکم
۵۹۰	* غصب کا حکم	۵۸۰	* ضرورت سے زائد پانی کے احکام
۵۹۰	* غصب کے احکام	۵۸۰	ج- زمین کی الاٹمنٹ
۵۹۲	پانچواں مادہ: لقطہ اور لقیط کا بیان	۵۸۰	* زمین کی الاٹمنٹ کا مطلب
۵۹۲	(الف) لقطہ کی تعریف	۵۸۰	* زمین کی الاٹمنٹ کا حکم
۵۹۲	* لقطہ کا حکم	۵۸۱	* زمین کی الاٹمنٹ کے احکام
۵۹۲	* لقطہ کے احکام	۵۸۱	تنبیہ
۵۹۳	* لقطہ کا تحریری نمونہ	۵۸۲	د- چراگاہ کا بیان
۵۹۳	(ب) لقیط کا بیان	۵۸۲	* چراگاہ کی تعریف
۵۹۳	* لقیط کا حکم	۵۸۲	* چراگاہ کا حکم
۵۹۳	* لقیط کے احکام	۵۸۳	* چراگاہ کے احکام
۵۹۵	* پھینکے ہوئے بچے کی تحریری شہادت		پانچویں فصل
	چھٹا مادہ: حجر (تصرفات مالی سے روکنے) کا	۵۸۳	چند ضروری احکام
۵۹۵	بیان	۵۸۳	پہلا مادہ: قرض کا بیان
۵۹۵	الف- حجر	۵۸۳	* قرض کی تعریف
۵۹۵	* حجر کی تعریف	۵۸۳	* قرض کا حکم
۵۹۵	* حجر کا حکم	۵۸۳	* قرض کی شرائط
۵۹۶	* حجر کے احکام	۵۸۳	* قرض کے احکام
۵۹۶	(۱) نابالغ بچہ	۵۸۵	دو سرمایہ: ودیعت و امانت کا بیان
۵۹۶	(۲) بے وقوف	۵۸۵	* ودیعت (امانت) کی تعریف
۵۹۶	(۳) دیوانہ	۵۸۵	* ودیعت و امانت کا حکم
۵۹۷	(۴) بیمار	۵۸۶	* ودیعت کے احکام

## عرض ناشر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّنَا  
مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ - أَمَّا بَعْدُ:

آج سے چودہ سال پہلے سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے جب علم کی قدیل روشن فرمائی تو پاسبانان عزیمت و پیشوایان ملت بیضاء اٹھے، نبوی صداؤں پر لبیک کہتے ہوئے میدانِ عمل میں اترے اور شمع رسالت کی روشنی لے کر ہر صحرا و وادی میں اترے، بحروب کے ادق اور پرخطر راستوں پر قربانی کے نذرانے پیش کرتے ہوئے راہرو منزل ہوئے۔

ان اکابرین کی یہ مشترکہ اور عالم گیر کوششیں جہاں ہمارے لئے تاریخی جھروکوں میں ایک سنہری باب کھولتی ہیں، وہاں یہ ہم پر عذر توڑ حجت بھی قائم کرتی ہیں۔ آج کتنے ہی اہم قسم کے مسائل ہیں کہ جن کی بابت تعلیم یافتہ طبقہ مصر ہے کہ انہیں سنت نبوی کی جگہ سنت یورپ پر عمل کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔ آخر کیوں؟

وجہ یہ ہے کہ ہم نے کبھی غور کرنے کی زحمت ہی گوارا نہیں کی کہ ہمیں اپنی طرز زندگی اور اسلوب حیات کو کس سانچے میں ڈھالنا تھا! اور اب وہ کون سے عناصر ہیں جو اس ملی فریضہ کی ادائیگی میں حائل ہو رہے ہیں اور سدراہ بنے ہوئے ہیں؟

قارئین کرام! علم نبوی ایک مشترکہ میراث ہے، اگر ہم اسے تربیت اولاد اور اپنے ذاتی عمل کے لئے بنیاد نہیں بنائیں گے تو جاہلیتِ اولیٰ کے لوگوں سے ہمارا کیا فرق رہ جائے گا؟

اسی علمی شمع کو روشن کرنے کیلئے عرصہ دراز سے ہماری یہ تمنا تھی کہ جس طرح عربی زبان میں کتب اسلامیہ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اور عام و خاص اس سے فیض یاب ہوتے ہیں، اسی طرح کی مفید کتب اردو زبان میں بھی ہوں۔ چنانچہ ہم نے اللہ کے فضل سے بعض اہم کتب کا انتخاب کیا اور ان کتب میں ایک اہم کتاب ”منہاج المسلم“ ہے جس کے مؤلف و مصنف عالم اسلام کی مشہور علمی شخصیت فضیلۃ الشیخ ابوبکر بن موسیٰ جابر الجزائری حفظہ اللہ ہیں۔ ایک مدت پہلے ان کی اس کتاب کا جتہ جتہ مطالعہ کیا تو دوران مطالعہ خواہش ہوئی کہ اس عظیم الشان کتاب کو اردو میں بھی شایان شان طریقے سے شائع ہونا

۷۶۴	* منصب قضاء کی اہمیت	۷۶۴	* رُق (غلامی) کی تعریف
۷۶۵	* مانگنے والے کو عمدہ قضاء نہ دیا جائے	۷۶۴	* غلامی کا حکم
۷۶۵	* قاضی کے منصب قضاء پر فائز ہونے کی شرائط	۷۶۴	* غلامی کی تاریخ اور اس کے اسباب
۷۶۵	* قاضی کے اخلاق	۷۶۴	* غلاموں کے ساتھ مسلمانوں اور دیگر اقوام کا معاملہ اور برتاؤ
۷۶۶	* قاضی کن چیزوں سے اجتناب کرے؟	۷۶۶	تنبیہ
۷۶۶	* قاضی کی ذمہ داریاں	۷۶۶	دو سرامادہ: غلاموں کے احکام
۷۶۷	* قاضی کس طرح فیصلہ کرے؟	۷۶۶	(الف) غلاموں کی آزادی
۷۶۷	(۱) اقرار	۷۶۶	* آزادی کی تعریف
۷۶۷	(۲) دلیل	۷۶۶	* آزاد کرنے کا حکم
۷۶۷	(۳) قسم	۷۶۶	* آزاد کرنے کی حکمت
۷۶۸	(۴) انکار	۷۶۶	* آزادی کے احکام
۷۶۸	* فیصلہ کی کیفیت اور اس کا طریقہ	۷۶۸	(ب) تدبیر کا بیان
۷۶۹	تنبیہات	۷۶۸	* تدبیر کی تعریف
۷۷۰	دو سرامادہ: شہادت کا بیان	۷۶۸	* تدبیر کا حکم
۷۷۰	* شہادت کی تعریف	۷۶۸	* تدبیر میں حکمت
۷۷۰	* شہادت کا حکم	۷۶۸	* تدبیر کے احکام
۷۷۰	* گواہوں کی شرائط	۷۸۳	(ج) مکاتبت کا بیان
۷۷۱	* شہادت کے احکام	۷۸۳	* مکاتبت غلام کی تعریف
۷۷۲	* گواہی کی اقسام	۷۸۳	* مکاتبت کا حکم
۷۷۲	تیسرا مادہ: اقرار کا بیان	۷۸۳	* مکاتبت کے احکام
۷۷۲	* اقرار کی تعریف	۷۸۳	(د) ام ولد کا بیان
۷۷۲	* کسی شخص کا اقرار قبول کیا جائے گا؟	۷۸۳	* ام ولد کی تعریف
۷۷۳	* اقرار کا حکم	۷۸۵	* لونڈی سے جماع کرنے کا حکم
۷۷۳	* بعض احکام اقرار	۷۸۵	* لونڈی سے مجامعت کی حکمت
۷۷۳	* مفلس، مجبور علیہ اور قریب المرگ مریض کا اقرار	۷۸۶	* ام ولد کے احکام
۷۷۳	تیسرے فصل	۷۸۶	(ه) ولاء کا بیان
۷۷۳	غلاموں کا بیان	۷۸۶	* ولاء کی تعریف
۷۷۳	پہلا مادہ: غلامی کے بارے میں	۷۸۷	* ولاء کا حکم
		۷۸۷	* ولاء کے احکام

## پہلی فصل

## اللہ تعالیٰ پر ایمان

یہ موضوع انتہائی اہم اور قدر و منزلت کا حامل ہے، کیونکہ مسلمان کی زندگی کا دارومدار اسی پر ہے اور اس کا سانچہ اسی کے مطابق ڈھلتا ہے لہذا اسے ایک مسلمان کی عام زندگی میں ”اصل الاصول“ کی حیثیت حاصل ہے۔

## اللہ تعالیٰ پر ایمان کس طرح لایا جائے؟

ہر مسلمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں یقین کامل رکھتا ہے کہ وہ موجود ہے اور وہی آسمانوں اور زمین کا بنانے والا، پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، ہر چیز کا رب اور مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی حقیقی معبود، اور کوئی پالنے والا نہیں ہے۔ وہ صاحب عظمت و جلال اور جملہ صفات کامل سے متصف اور ہر عیب و نقص سے مبرا ذات ہے۔ مسلمانوں کو یہ عقیدہ محض اللہ تعالیٰ کی ہدایت و توفیق اور پھر درج ذیل عقلی اور نقلی دلائل سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

## قرآن و سنت سے دلائل:

(۱) قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی، مخلوق کی نشوونما اور اپنے اسماء و صفات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

ارشاد ہے: ﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (الأعراف ۷/۵۴)

”تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر مستوی ہوا، وہی رات کو دن سے ڈھانپتا ہے کہ وہ تیزی سے اس کے پیچھے (چلی آتی) ہے اور (اسی نے) سورج، چاند اور تارے پیدا کئے، ایسے طور پر کہ سب اسی کے حکم کے تابع ہیں، دیکھو (یہ سب)

◉ ایمان باللہ

◉ ربوبیت باللہ تعالیٰ

◉ الوہیت باللہ تعالیٰ

◉ اسمائے حسنی و صفات کا بلہ

◉ ایمان بالملائکہ

◉ کتب سماویہ

◉ قرآن مقدس

◉ انبیاء و رسل

◉ رسالت سید ولد آدم ﷺ

◉ آخرت

◉ قبر جزا و سزا

◉ تقدیر الہی

◉ توحید

◉ وسیلہ

◉ اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان

◉ امر بالمعروف نہی عن المنکر

◉ حب صحابہ و اہلبیت و اطاعت اہل بیت و حکام

اسی کی تخلیق ہے اور حکم (بھی) اسی کا ہے۔ بڑا ہی برکتوں والا ہے اللہ جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔“

اور جب وادی کے دائیں کنارے برکت والی جگہ پر درخت میں سے اپنے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو پکارا تو فرمایا:

﴿يَمْوَسَّىٰ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ﴾ (القصص ۲۸/۳۰)

”اے موسیٰ! یقیناً میں ہی اللہ ہوں، سارے جہانوں کا پروردگار۔“

نیز ارشاد ہے: ﴿إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طہ ۲۰/۱۴)

”بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز پڑھا کرو۔“

اپنی عظمت کا اظہار اور اپنے اسماء و صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُهُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝ هُوَ اللَّهُ الْخَلِيقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (الحشر ۲۲-۲۴)

”وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، چھپی اور ظاہر چیزوں کا جاننے والا، وہی بہت رحم کرنے والا (اور) مہربان ہے، وہی اللہ ہے، جس کے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں، بادشاہ (حقیقی) پاک، سلامتی والا، امن دینے والا، نگہبان، (سب پر) غالب، زبردست اور بڑائی والا ہے۔ اللہ ان چیزوں سے پاک ہے جن کو یہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ وہی اللہ خالق ہے، پیدا کرنے والا اور صورتیں بنانے والا ہے، اسی کے (سب) اچھے نام ہیں، آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اس کی تسبیح کرتی ہے اور وہ (سب پر) غالب اور حکمت والا ہے۔“

اپنی تعریف میں فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ۝ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (الفاتحہ ۱-۲-۴)

”سب تعریف اللہ کے لئے ہے، جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے، بہت رحم کرنے والا، مہربان (اور) جزا کے دن کا مالک ہے۔“

مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ﴾ (الانبیاء ۲۱/۹۲)

”یقیناً یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں (تثنا) تمہارا رب ہوں، پس میری ہی عبادت کرو۔“

سورہ مومنوں میں فرمایا ﴿وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ﴾ (المؤمنون ۲۳/۵۲)

”اور میں تمہارا پالنہار ہوں، پس مجھ سے ڈرو۔“

آسمانوں اور زمین میں اپنے ماسوا کسی دوسرے حقیقی رب اور معبود کے موجود ہونے کے دعوے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ﴾ (الانبیاء ۲۱/۲۲)

”اگر ان (زمین و آسمان) میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی (سچے) معبود ہوتے تو یہ دونوں تباہ ہو جاتے۔ پس اللہ عرش (عظیم) کا رب ان باتوں سے پاک ہے جو یہ (مشرک) بیان کرتے ہیں۔“

(۲) تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل ﷺ نے اللہ کی ہستی اور ساری کائنات کے لئے اس کی ربوبیت کی خبر دی ہے کہ وہی ان کا خالق ہے اور اسی کا ان میں تصرف ہے مزید ان انبیاء و رسل نے اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی خبر بھی دی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے ہر نبی اور رسول کے پاس اپنا قاصد بھیجا، یا اس سے ہم کلام ہوا یا اس کے دل میں القاء کیا جس سے انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام اور وحی کا یقین ہوا۔

مخلوقات میں سے برگزیدہ انسانوں کی اتنی بڑی تعداد کو، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے وجود کی خبر دی ہے، جھٹلا دینا عقلاً محال ہے اور یہ بھی ممکن نہیں کہ انہوں نے جھوٹ پر اتفاق کر لیا ہو یا بغیر تحقیق و علم اور بلا یقین و جزم ایک غیر محقق و غیر مستند بات کا اعلان کر دیا ہو، جبکہ انبیاء کا یہ گروہ پاکبازی، عقل و دانش اور سچائی میں تمام انسانوں سے فائق اور بہتر ہے۔

(۳) کروڑوں انسان اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں، اس کی عبادت کرتے ہیں جبکہ انسانی مزاج میں ہے کہ ایک دو آدمیوں کی خبر کا بھی اعتبار کر لیا جاتا ہے، علاوہ ازیں یہ جس ذات پر ایمان رکھتے، اس کی خبر دیتے، اس کی عبادت کرتے اور اس کا تقرب حاصل کرتے ہیں، عقل و فطرت بھی اس کی صحت کی گواہی دیتی ہے۔

(۴) لاکھوں علماء نے بھی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفات و اسماء اور ہر چیز کے لئے اس کی ربوبیت و قدرت کاملہ کا اعتراف کیا ہے اور اسی بنیاد پر اس کی عبادت و اطاعت کرتے ہیں اور محبت و بغض کا معیار بھی اسی کو گردانتے ہیں۔

عقلی دلائل:

(۱) کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود، ان میں اختلاف و تنوع اور مخلوق کا کثیر تعداد میں ہونا، خالق

حقیقی کاپتہ دیتا ہے کہ وہ اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ اس لئے کہ اس کے سوا کسی نے بھی ان کی تخلیق و ایجاد کا دعویٰ نہیں کیا۔ ان سب کا از خود ہونا، بلکہ کسی بھی معمولی سی چیز کا موجد کے بغیر پایا جانا، عقلاً محال اور غیر دانشمندانہ بات ہے۔ یہ تو ایسے ہی جیسے کوئی کھانا بغیر پکانے والے کے تیار ہو جائے اور کوئی پچھونا (دستر خوان وغیرہ) کسی بچھانے والے کے بغیر ہی زمین پر بچھ جائے جب یہ ناممکن ہے تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ اتنے بڑے جہان، آسمان، افلاک، سورج، چاند اور تارے جن کے حجم و مقدار اور باہمی فاصلے مختلف ہیں، از خود پیدا ہو گئے ہوں؟ زمین اور زمینی مخلوق انسان، جن، حیوان، ان کے رنگ، زبان کے اختلاف، اور اک و فہم کا تفاوت اور خصوصی عادات و علامات کو دیکھیں اور مختلف رنگ و منفعت کی حامل زمینی معدنیات اور بننے والے چشے، ندیاں، دریا، سمندر، زمین میں اگے ہوئے پودے، درخت جن کے پھلوں کا ذائقہ، رنگ اور مہک مختلف ہے اور ہر چیز کی اپنی خصوصیت اور اپنا مزاج ہے، یہ سب اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ایک ایسی ہستی موجود ہے، جو اپنے امر و تدبیر سے ان کو کنٹرول کر رہی ہے اور اس وسیع و عریض کائنات کا یہ نظام اسی کی مرضی و منشاء سے، بغیر کسی خلل کے چل رہا ہے۔

(۲) ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جسے ہم پڑھتے ہیں اور اس میں غور و فکر کرتے ہیں اور اس کے معانی سمجھتے ہیں یہ کلام بھی اللہ تعالیٰ کی ہستی کا پتہ دیتا ہے۔ کیا کوئی کلام، بولنے والے کے بغیر ہو سکتا ہے؟ اور کیا قائل کے بغیر قول کا تصور کیا جاسکتا ہے؟

یہ عظیم کلام ایسی ٹھوس شریعت پر مشتمل ہے، جو آج تک انسانی دریافت میں ممتاز اور ایسے محکم قوانین پر مبنی ہے، جس سے انسانیت کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ اس میں صحیح ترین علمی نظریات ہیں، لاتعداد غیبی امور سے پردہ اٹھادیا گیا ہے، تاریخی حوادث کی نشاندہی کی گئی ہے اور یہ شریعت اپنے ہر انداز میں سچ ثابت ہوئی ہے، اس کا کوئی حکم و قانون اپنی افادی حیثیت میں زمان و مکان کی طوالت کے باوجود ناکام نہیں ہوا۔ اس کا کوئی بھی علمی انکشاف آج تک غلط نہیں قرار دیا جاسکا اور پوشیدہ امور جن کی نشاندہی اس شریعت میں ہوئی، آج تک ان کے خلاف کچھ ثابت نہیں ہوا اور کوئی بھی مؤرخ بیان کردہ تاریخی حقائق و واقعات کو جھٹلایا ان کا انکار نہیں کر سکا۔ کیا حکمت و صداقت پر مشتمل ایسا کلام کسی انسان کا ہو سکتا ہے؟ یہ محال اور انسانی طاقت و قدرت سے کوسوں دور ہے۔ یقیناً یہ انسان کے خالق ہی کا کلام ہے، جو اس کے وجود، اقتدار اور علم و حکمت پر دلالت کرتا ہے۔

(۳) کائنات کی تخلیق و تکوین اور نشوونما میں اس لطیف، مگر مضبوط نظام پر غور کیجئے کہ کس طرح زندہ کائنات ایک ہی مربوط نظام میں پروئی ہوئی ہے، جس سے وہ سرمو انحراف نہیں کر سکتی۔ مثلاً انسان رحم میں نطفہ ڈالتا ہے، پھر اس میں عجیب انداز سے تدریجی مراحل طے ہوتے ہیں، جن میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا دخل نہیں ہوتا اور پھر ایک مکمل انسان بن کر باہر آ جاتا ہے۔ اس کی تخلیق و تکوین، نشوونما اور

بدھوتری، بچپن، جوانی، کھولت اور بڑھاپے میں عبرت و نصیحت کے بے شمار پہلو ہیں۔ فطرت کے یہ اصول جو انسان و حیوان میں کار فرما ہیں، اشجار و نباتات کے اندر بھی ہیں اور اسی طرح بلند و بالا افلاک اور آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں میں بھی۔ یہ سب ایک ہی ضابطہ کار کے پابند ہیں اور اس سے باہر نہیں جاسکتے۔ ایک ہی دھاگے میں پروئے ہوئے ہیں، جس سے وہ نکل نہیں سکتے۔ اگر ایسا ہو جائے تو کائنات تباہ اور زندگی کا خاتمہ ہو جائے۔

ایک مسلمان اسی طرح کے منطقی، عقلی اور نقلی دلائل کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا، اس کی ربوبیت کو تسلیم کرتا اور اسے سب لوگوں کا حقیقی معبود مانتا ہے اور ایک مسلمان کی زندگی تمام معاملات میں اسی ایمان و یقین کی بنیاد پر استوار ہوتی اور ڈھلتی ہے۔

### دوسری فصل

## اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان

مومن اس بات پر کامل ایمان رکھتا ہے کہ اس کائنات کی ہر چیز کو پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یہ بات اولاً اللہ رب کریم نے ہمیں بتائی ہے۔ ثانیاً نقلی اور عقلی دلائل کا تقاضا بھی یہی ہے۔

قرآن و سنت سے دلائل:

(۱) اپنی ربوبیت کی خبر خود اللہ تعالیٰ نے دی ہے، ایک جگہ اپنی تعریف میں فرمایا:

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ ۱/۲)

”سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔“

اور اپنی ربوبیت کے اثبات میں فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ قُلِ اللَّهُ﴾ (الرعد ۱۳/۱۶)

”کہہ دو کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ کہہ دو کہ اللہ (ہی) ہے۔“

اور اپنے رب اور معبود حقیقی ہونے کا یوں اظہار کیا:

﴿رَبِّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنَّ كُنُتُمْ مُوقِنِينَ﴾ (۷) لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ

رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ﴾ (الدخان ۴۴/۸۷)

”آسمانوں، زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے، کا پروردگار (وہی) ہے، اگر تم یقین کرتے ہو۔ اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ (وہی) تمہارا اور تمہارے پہلے آباؤ

اجداد کا رب ہے۔

اس میثاق کے تذکرہ میں، جو اولاد آدم سے اس وقت کیا گیا جب وہ اپنے آباء کی پشتوں میں تھے، کہ اس کی ربوبیت کا اقرار کریں، اسی کی عبادت کریں اور اس میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا﴾ (الأعراف ۷/۱۷۲)

”جب تیرے رب نے بنی آدم (یعنی) ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی اور انہیں ان کے اوپر گواہ بنایا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا، ہاں! کیوں نہیں (تو ہمارا رب ہے) ہم اقرار کرتے ہیں۔“

مشرکین پر حجت قائم کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ﴾ (۸۶) ﴿سَيَقُولُونَ لِلّٰهِ قُلْ أَفَلَا نُنْقِطُ﴾ (المؤمنون ۲۳/۸۶-۸۷)

”(ان سے سوال کرتے ہوئے) کہہ دیجئے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے؟ تو کہیں گے، اللہ۔ تو فرمادیں پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔“

(۲) انبیاء و مرسلین علیہم السلام نے بھی رب کائنات کی ربوبیت کی شہادت دی ہے، اقرار کیا ہے اور عام لوگوں کو یہ پیغام پہنچایا ہے۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے اپنی دعائیں کہا:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (الأعراف ۷/۲۳)

”اے ہمارے پالنے والے! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔“

نوح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے فریاد کی:

﴿رَبِّ إِنِّهُمْ عَصَوْنِي وَأَتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالٌ وَلَا نَفْلٌ إِلَّا خَسَارًا﴾ (نوح ۷۱/۲۱)

”اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی ہے اور ان (بڑوں اور مالداروں) کی پیروی کی ہے جنہیں ان کے مال و اولاد نے نقصان ہی پہنچایا ہے۔“

نوح علیہ السلام کی ایک اور دعا:

﴿رَبِّ إِنِّي قَوْمِي كَذَّبُونِ﴾ (۱۱۷) ﴿فَأَفْلَحَ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتَحًا وَنَجْنِي وَمَنْ مَعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الشعراء ۲۶/۱۱۷-۱۱۸)

”اے میرے رب! میری قوم نے میری تکذیب کر دی ہے، پس میرے اور ان کے درمیان فیصلہ

کر دے، اور مجھے اور میرے ایماندار ساتھیوں کو نجات دے۔“

ابراہیم علیہ السلام نے حرم مکہ مکرمہ میں، اپنے اور اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ میں دعا کی:

﴿رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ﴾ (ابراہیم ۱۴/۳۵)

”اے میرے پالنے والے! اس شہر کو امن والا بنا اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا۔“

یوسف علیہ السلام نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی شاکرتی ہوئے اپنی دعا میں فرمایا:

﴿رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ﴾ (یوسف ۱۲/۱۰۱)

”اے میرے مربی و پالناہار! تو نے مجھے سلطنت عطا کی اور خوابوں کی تعبیر کی تعلیم دی۔ آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، دنیا و آخرت میں تو ہی میرا کار ساز ہے۔ اسلام پر مجھے موت دے اور صالحین میں شامل فرما۔“

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی ایک دعا میں یوں اظہار کیا:

﴿رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي﴾ (۲۵) ﴿وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي﴾ (۲۶) ﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي﴾ (۲۷) ﴿يَفْقَهُوا قَوْلِي﴾ (۲۸) ﴿وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِنْ أَهْلِي﴾ (طہ ۲۰/۲۹-۲۵)

”اے میرے پالنے والے! میرا سینہ کھول دے، میرے معاملات میں آسانی عطا فرما، اور میری زبان کی گرہ کھول دے، (تاکہ) یہ (لوگ) میری بات سمجھ لیں اور میرے اہل میں سے میرا وزیر مقرر کر۔“

ہارون علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَإِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمَنُ فَاتَّبِعُونِي وَأَطِيعُوا أَمْرِي﴾ (طہ ۲۰/۹۰)

”اور یقیناً تمہارا رب رحمان ہے، پس میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔“

طلب رحم میں زکریا علیہ السلام کی درخواست اس انداز کی تھی:

﴿رَبِّ إِنِّي وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّي وَاشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا وَلَمْ أَكُنْ بِدُعَائِكَ رَبِّ شَقِيًّا﴾ (مریم ۱۹/۴)

”اے میرے رب! میری ہڈی بوسیدہ ہو گئی ہے اور سر سفید ہو گیا ہے اور اے رب! میں تجھ کو پکار کر کبھی محروم نہیں رہا۔“

مزید یہ دعا کی: ﴿رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ﴾ (الانبیاء ۲۱/۸۹)

”اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے اچھا وارث ہے۔“